نمائندہ نقیب
ملتان

ہم بحیثیت مسلمان "بنیاد پرست" ہونا ہی پسند کریں گے۔

نبی علیہ السلام کے انقلاب سے پہلے سارا معاشرہ وسیع البنیاد تھا۔

پاکستان کی تقریباً تمام سیاسی قیادت حلیف علماء سمیت وسیع البنیاد ہے

مجاہدین افغانستان کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے جذبہ جہاد کو امت میں پھر سے زندہ کردیا

ملتان میں حرکت الجہاد الاسلامی کے تربیتی کنونشن سے قائد احرار سید عطاء المحسن بخاری کا ایمان افروز خطاب

کمیونسٹ روس نے بارہ برس پہلے افغانستان میں فوجی مداخلت کر کے وہاں کے غیرت مند مسلمانوں کے بنیادی حقوق غصب کیئے تھے۔ آج وہی روس اپنے حقوق کے تحفظ کیلئے بھیک مانگ رہا ہے۔

اس طویل عرصہ میں مجاہدین نے جس جذبہ اور جرات سے جہاد جاری رکھا وہ انہی کا حصہ ہے۔ سلام! اور لاکھوں سلام! ان مجاہدوں اور شہیدوں کو جنہوں نے کفر و الحاد کی نمائندہ طاقت "روس" کو محض اور محض اللہ کی سپر طاقت کی مدد سے ہمیشہ کیلئے قعرِ مذلت میں پھینک دیا۔ اس جہاد میں مختلف تنظیمیں سرگرم عمل ہیں جو افغانستان میں مکمل اسلامی حکومت کے قیام کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنا چاہتی ہیں۔ انہی تنظیموں میں سے ایک "حرکت الجہاد الاسلامی" نہایت سرگرم اور فعال تنظیم ہے۔

حرکت الجہاد کے رہنما گزشتہ کئی ماہ سے پاکستان کے مختلف شہروں میں اپنی تنظیم کے تربیتی کنونشن منعقد کر رہے ہیں۔ ۹، ۱۰ جنوری ۱۹۹۲ء کو دفتر مجلس تحفظِ ختم نبوت ملتان میں منعقدہ کنونشن سے حرکت کے رہنماؤں کے علاوہ دیگر علماء نے بھی خطاب کیا۔

۹ جنوری، بروز جمعرات بعد نماز عشاء قاری عطاء اللہ صاحب کی تلاوتِ قرآن اور مجاہد الرحمن کی انقلابی نظم سے پہلی نشست کا آغاز ہوا۔ مولانا فضل الرحمن (بہاولپور) مولانا عبد القادر صاحب (ڈیرہ غازی خاں) حرکت الجہاد کے مرکزی رہنما مولانا عبد الصمد سیال اور مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے ناظم اعلی ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری نے بالترتیب جوانوں اور مجاہدوں سے خطاب کیا۔

مولانا عبد الصمد سیال نے اپنے خطاب میں کہا کہ جہاد افغانستان کے مجاہدوں نے کبھی امریکہ کے اسلحہ پر بھروسہ نہیں کیا۔ ہم نے زیادہ تر وہی اسلحہ استعمال کیا جو مالِ غنیمت میں میسر آیا۔ مجاہدین کا حقیقی اسلحہ اخلاص،

جذبہ اور تقویٰ ہے۔ اگر ہمیں دوسرے ممالک اسلحہ نہ بھی دیں تو جہاد جاری رہے گا۔ مجاہدین اس عزم کے ساتھ جہاد کر رہے ہیں کہ وہ افغانستان میں اسلام کی عادلانہ حکومت قائم کر کے دم لیں گے۔ وہ نہ صرف افغانستان بلکہ کشمیر کے محاذ پر بھی اسی عزم اور جذبے سے جہاد کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر میں ہندو سامراج معصوم عصمتوں کو تار تار کر رہا ہے مگر انسانی حقوق کے نام نہاد علمبردار اس ظلم پر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان جہاں بھی ہیں وہ دین کے حوالے سے ایک اکائی ہیں۔ آج کشمیر کی مظلوم بیٹیاں محمد بن قاسم کی منتظر ہیں۔ ہم دنیا بھر کے مسلمانوں کو جہاد کیلئے آمادہ و تیار کریں گے۔ اور کفار و مشرکین کی طرف سے بنیاد پرستی کے طعنے کو تمغے کے طور پر اپنے سینوں پر سجائیں گے۔ انہوں نے آخر میں کہا کہ امریکہ اور دوسرے کافر ممالک جو چاہیں کر گزریں لیکن افغانستان اور کشمیر میں جہاد جاری رہے گا۔ یہاں مجاہدین کی مرضی کے بغیر کوئی حکومت نہیں چلنے دی جائے گی۔

مولانا عبدالصمد سیال کے بعد مجلس احرار اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے انتہائی مختصر مگر بہت دلچسپ اور پرمغز خطاب فرمایا۔ شاہ جی کی تقریر سے پہلے مجاہد اجمل الحق نے جس جذبے سے نظم سنائی اس نے ماحول پر ایک خاص کیف طاری کر دیا اور مجاہدین کے دل اشعار کے ساتھ ساتھ دھڑکنے لگے۔

سر بکف دوستو، صف شکن ساتھیو

اپنی تاریخ کو پھر سے ترتیب دو

اسی خوبصورت ماحول میں شاہ جی نے خطبہ مسنونہ کا آغاز کیا اور گفتگو شروع کر دی، آپ نے فرمایا۔

آج کل دو اصطلاحیں عام گفتگو کا موضوع ہیں۔ بنیاد پرست اور وسیع البنیاد کفار و مشرکین مسلمانوں کو "بنیاد پرست" کہہ کر دراصل دہشت گرد کے طور پر متعارف کرانا چاہتے ہیں اس کی بڑی وجہ جہاد ہے۔ جس سے کفر ہمیشہ خائف رہا ہے۔ بنیاد پرستی کا غلط ترجمہ و مفہوم بیان کر کے ایک شیطانی طاقت دوسرے یورپی ممالک کو خوفزدہ کرنا چاہتی ہے تاکہ ان پر اپنی "سپر میسی" قائم کی جاسکے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر مسلمان بنیاد پرست ہوتا ہے اس لئے کہ وہ نہ صرف دین کی تمام بنیادوں پر ایمان رکھتا ہے بلکہ ان کا محافظ و امین بھی ہوتا ہے۔ وسیع البنیاد دراصل بے بنیاد ہوتا ہے۔ وہ مادر پدر آزاد ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے تمام معاشرہ وسیع البنیاد تھا۔ کعبۃ اللہ میں کفار و مشرکین کی ثقافتی سرگرمیاں وسیع البنیادی کی مظہر ہی تو تھیں۔ اور آج بھی دنیا میں اور خصوصاً پاکستان میں ثقافت کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ وسیع البنیادی ہے۔ نبی علیہ السلام نے جو انقلاب برپا کیا، وہ پوری انسانی زندگی پر محیط ہے اور یہی بنیاد ہے جس کو ماننا اور اطاعت کرنا بنیاد پرستی ہے۔ جو نظام فرد کے انفرادی معاملات میں رکاوٹ کھڑی نہیں کرتا وہ وسیع البنیاد یعنی بے بنیاد نظام ہے۔ اس میں فرد کو نظام ریاست توڑنے کی اجازت نہیں باقی تمام معاملات میں مکمل آزاد و خود مختیار ہے۔ وسیع البنیادی کو رواداری اور لبرل ازم سے تشبیہ دینے والے بے بنیاد لوگ اپنے رویے اور عمل کے اعتبار سے نہایت متعصب اور ظالم ہیں۔ برطانوی پارلیمنٹ میں مسلمانوں کی نمائندگی تقریباً ناممکن ہے۔ آئرلینڈ میں اپنے مخالفین کے ساتھ تمام ظلم جائز ہیں۔ اپنے ہی قائم کردہ نظام "جمہوریت" کے اصول سے انحراف کر کے انہیں ووٹ کے بنیادی حق سے محروم رکھا گیا ہے۔ یہی جمہوریت کی

وسیع البنیادی ہے۔ ہم بحیثیت مسلمان بنیاد پرست ہونا ہی پسند کریں گے۔ پاکستان کی تقریباً تمام سیاسی قیادت مع اپنے حلیف علماء کے وسیع البنیاد ہے۔ توحید، رسالت، قیامت، قرآن، سنت بنیادیں ہی تو ہیں جو شخص ان سے فکری و عملی انحراف کرتا ہے ہمارا اس سے کوئی تعلق ہے اور نہ کبھی نباہ ہو سکتا ہے۔ مسلمان تب ہی کامیاب ہوں گے جب وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح بنیاد پرست ہونا اور کہلانا پسند کریں گے۔

شاہ جی نے آخر میں کہا کہ سورۂ یٰسین کی برکات سے میں انکار نہیں کرتا۔ مگر "ترھبون بہ عدو اللہ" سے انحراف کیسے کیا جا سکتا ہے یہ تو قرآن کی نصِ قطعی ہے۔ دشمن کو ہزیمت سے دوچار کرنے کیلئے جدید ترین ٹیکنالوجی کا حصول مجاہدین کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ و برطانیہ اور روس و فرانس کوئی سا بھی رویہ اختیار کو لیں وہ مسلمانوں کے کسی قیمت پر دوست نہیں ہو سکتے۔ جہاد مومن کی شان اور سب سے خوبصورت زندگی کا راستہ ہے۔ میں مجاہدین کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس جذبہ کو اپنی عظیم الشان قربانی سے پھر سے زندہ کر دیا۔

شاہ جی کے خطاب کے بعد مولانا عبدالقادر مدظلہ کی دعا کے ساتھ نشست اختتام پذیر ہوئی اور دوسرے دن نماز فجر کے بعد مولانا عبدالقادر صاحب کے درسِ قرآن سے دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ جبکہ تیسری نشست صبح ۹ بجے سے نماز جمعہ تک جاری رہی۔

جس کا آغاز قاری منظور احمد کی تلاوت سے ہوا۔ مولانا عبدالرحمن محمود اور مولانا خلیل الرحمن شاہ صاحب (امیر حرکت، مظفر گڑھ) نے بصیرت افروز تقاریر کیں۔ مولانا سیف اللہ اختر نے نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز جمعہ کے بعد آخری نشست سے مولانا احمد یار صاحب مولانا عزیزالرحمن جالندھری، مولانا سیف اللہ اختر، کمانڈر نصراللہ منصور اور امیر حرکت الجہاد الاسلامی مولانا سعادت اللہ کے بھرپور بیانات ہوئے۔ کنونشن کا اختتام مجاہد اجمل الحق کی نظم پر ہوا۔

ہم تکبیر کے نعروں سے دنیا کو ہلا دیں گے

شہداء ختم نبوت کانفرنس

۲۷، ۲۸ فروری جمعرات، جمعہ کو مسجد احرار ربوہ میں چودھویں سالانہ دو روزہ شہداء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ مجلس احرار اسلام کی تمام شاخیں اس کی کامیابی کیلئے محنت شروع کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ احباب کو اس میں شرکت کی دعوت دیں۔ تمام احرار کارکن اہتماماً سرخ قمیص پہن کر آئیں اور جماعت کے کم از کم پانچ پرچم ہمراہ لائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ موسم کے مطابق ہلکا بستر بھی ہمراہ لائیں۔

پہلی نشست حسب سابق ۲۷ فروری بروز جمعرات بعد نماز عشاء منعقد ہو گی جبکہ دوسری اور آخری نشست ۲۸ فروری کو قبل از نمازِ جمعہ شروع ہو کر عصر تک جاری رہے گی۔

کانفرنس کو بھرپور افرادی قوت سے کامیاب کرنا ہر احرار کارکن کی ذمہ داری ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ — سید محمد کفیل بخاری

ناظم نشر و اشاعت مجلس احرارِ اسلام پاکستان